ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

خدا عزوجل کی فضیلت

مولانا محمد عبدالمجید قادری

محمد حسن رضا قادری

ناشر انجمن ندائے اسلام لاہور

نام کتاب ———— خُدائی عزّوجلّ فیصلے

————

ترتیب ———— مولانا محمد عبد المجید قادری رضوی

مراجع ———— مولانا صاجزادہ محمد داؤد رضوی

محرک ———— علامہ محمد حنیف چشتی راہوالی

تعداد ———— گیارہ سو (۱۱۰۰)

طباعت ———— بار اوّل جنوری ۱۹۹۴ء

ناشر ———— انجمن ندائے اسلام لاہور۔گوجرانوالہ

ھدیہ ————

اراکین انجمن ندائے اسلام پاکستان

قاری محمد امین راہوالی، مولانا محمد نواز، حافظ [illegible] سمیع، مولانا غلام مصطفٰی
مولانا محمد سلیم [illegible]، مولانا محمد [illegible]، [illegible] اشرف پسروری،
مولانا خالد محمود رضوی کاموکی، محمد ندیم اقبال، محمد [illegible]، محمد عرفان، محمد شعیب
محمد [illegible] عرف جیولا، محمد نعیم، محمد ندیم بٹ، محمد عاصم، محمد [illegible] رضوی
پروفیسر محمد [illegible]، محمد سلیم قادری، حافظ محمد تنویر رضا قادری، ماسٹر محمد اکرم رضوی
حکیم اعجاز احسن قادری، شیخ محمد اسلم

ملنے کا پتہ ● مکتبہ رضائے مصطفٰے دارالسّلام گوجرانوالہ ● مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ
● مکتبہ المعراج ۱۹ اسلام آباد گوجرانوالہ ● غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ

۷۸۶ ۹۲ مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

اِنتساب

بنام

زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین مخدوم علی ہجویری
المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

سیّدی مرشدی، محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ
مولانا محمد سردار احمد صاحب علیہ الرحمۃ

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، نباضِ قوم مولانا الحاج
ابو داؤد محمد صادق صاحب قادری

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

محمد عبد المجید رضوی

حرفِ اوّل

از: مولانا
صاحبزادہ محمد داؤد رضوی

برادرم مولانا عبدالمجید رضوی جامعہ نظامیہ لاہور سے فارغ التحصیل ہیں اور آجکل گوجرانوالہ میں اہلسنّت کی اوّلین دینی معیاری درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا نہایت محنتی اور شریف انسان ہیں تدریس و تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کا بھی شوق رکھتے ہیں۔ مولانا کی دو تصانیف "مصطفائی فیصلے" اور "افکارِ شاہ ولی اللہ" منظر عام پر آچکی ہیں۔

اور اب نئی تصنیف "خدائی فیصلے" آپکے ہاتھوں میں ہے اس کتاب میں مولانا موصوف نے قرآن پاک کے مختلف سیپاروں سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے مختلف فضائل و کمالات سے متعلقہ آیات کو جمع فرما کر عقیدۂ اہلسنّت کی ترجمانی کی ہے۔ سورۃ کا نام، آیت نمبر اور سیپارہ نمبر بھی درج ہے اب ہر آدمی غیر جانبدار ہو کر قرآن پاک کھول کر فیصلہ کر سکتا ہے کہ صرف اہلسنّت و جماعت (حنفی بریلوی) کا مسلک ہی قرآن و سنّت کے عین مطابق ہے۔ بعض گستاخ لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی عظمت سے متعلقہ احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال کو ضعیف قرار دے کر (حالانکہ اِن کا ایمان ہی ضعیف ہو چکا ہے) ایسی گندی ذہنیت کا اظہار کرتے ہیں لیکن اگر کوئی قرآنی "خدائی فیصلے" کا انکار کرے گا تو اس سے بڑھ کر گمراہ و بے دین کون ہو سکتا ہے۔؟

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ ط
نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ ط
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

توحیدِ باری تعالیٰ

● وَاِلٰھُکُم اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحمٰنُ الرَّحِیمُ۔ (سورۃ بقرہ آیت ۱۶۳ پارہ ۲)

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان

● اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۵ پارہ ۳)

اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

● قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیءٍ وَّھُوَ الوَاحِدُ القَھَّارُ (سورۃ رعد آیت ۱۶ پارہ ۱۳)

تم فرماؤ اللہ (عزوجل) ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔

● قُل لَّو کَانَ مَعَہٗ اٰلِھَۃٌ کَمَا یَقُولُونَ اِذًا لَّابتَغَوا اِلٰی ذِی العَرشِ سَبِیلًا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۴۲ پارہ ۱۵)

تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے۔

نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۔

(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۵ پارہ نمبر ۶)

بے شک، اللہ (عزوجل) کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔

(سورۃ توبہ آیت نمبر ۳۲ پارہ نمبر ۱۰)

چاہتے ہیں کہ اللہ (تعالیٰ) کا نور اپنے منہ سے بجھاویں اور اللہ نہ مانیگا مگر اپنے نور کا پورا کرنا اگرچہ برا مانیں کافر۔

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ

(سورۃ نور آیت نمبر ۳۵ پارہ نمبر ۱۸)

اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۶ پارہ ۲۲)

اور اللہ (عزوجل) کی طرف اسکے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (سورۃ نجم آیت ۱ پارہ نمبر ۲۷)

اس پیارے چمکتے تارے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

فائدہ: مذکورہ آیات سے معلوم ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نور ہیں۔

رسولِ خدا (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے علمِ غیب کے بارے میں

● مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

(پارہ ۴ سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۱۷۹)

اللہ (عزّوجلّ) کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگوں تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ (عزّوجلّ) چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے۔

● وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ (سورۃ النسآء آیت نمبر ۱۱۳ پارہ نمبر ۵)

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ (عزّوجلّ) کا تم پر بڑا فضل ہے۔

● عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ (سورۃ جن آیت نمبر ۲۶-۲۷ پارہ ۲۹)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

● وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (سورۃ تکویر آیت ۲۴ پارہ ۳۰)

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

● وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
(سورۃ نحل آیت ۸۹ پارہ نمبر ۱۴)
اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔
● وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔
(سورۃ انعام آیت ۵۹ پارہ ۷)
اور نہ کوئی تر اور نہ خشک (چیز) مگر وہ (لکھی ہوئی ہے) روشن کتاب میں۔
● وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(سورۃ یونس آیت ۳۷ پارہ ۱۱)
اور لوحِ محفوظ میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے۔
● اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (سورۃ رحمٰن آیت ۱-۲ پارہ ۲۷)
رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔

فائدہ: قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیات (سورۃ نحل، سورۃ انعام اور سورۃ یونس) سے معلوم ہوا کہ قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے اور لوحِ محفوظ کی پوری تفصیل ہے اور لوحِ محفوظ میں سارے علوم ہیں
بہر حال ثابت ہوا کہ قرآن پاک میں تمام علوم موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام قرآن پاک اپنے پیارے محبوب کو سکھلا دیا ہے۔

حاضر و ناظر نبی صلے اللہ علیہ وسلم

• وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (سورۃ بقرہ ۱۴۳/۲)

اور یہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہارے نگہبان اور گواہ۔

• اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

(سورۃ الاحزاب آیت ۶ پارہ ۲۱)

نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ قریب ہے۔

فائدہ: اولیٰ کا معنیٰ زیادہ قریب، زیادہ مالک اور زیادہ حقدار ہے تینوں درست ہیں۔

• اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

(سورۃ الفتح آیت ۸ پارہ ۲۶)

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔

• وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

(سورۃ انفال آیت ۳۳ پارہ ۹)

اور اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب (صلے اللہ علیہ وسلم) تم ان میں تشریف فرما ہو۔

• وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

(سورۃ نساء آیت ۴۱ پارہ ۵)

اور اے محبوب (صلے اللہ علیہ وسلم) تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

• وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۱ پارہ ۴)

اور تم میں اس کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما ہے۔

ذکرِ میلاد اور شانِ رسالت کا بیان

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴ پارہ ۴)

بے شک اللہ (عزّوجلّ) کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول (صلے اللہ علیہ وسلّم) بھیجا۔

- هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ۔ (سورۃ توبہ۔ آیت ۳۳ پارہ ۱۰)

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

- يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ (سورۃ نساء آیت ۱۷۴، پارہ ۶)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ (عزّوجلّ) کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی۔

- لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ توبہ آیت ۱۲۸ پارہ ۱۱)

- بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلّم) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

فائدہ: مذکورہ آیاتِ قرآنیہ سے معلوم ہوا تذکرۂ میلادِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم کرنا طریقۂ خداوندی ہے۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

میں محبوب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی آمد کا ذکر ہے اور مِنْ اَنْفُسِکُمْ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ کا ذکر ہے اور عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات (تعریفات) کا ذکر ہے۔ محفلِ میلاد میں بھی اِن ہی چیزوں کا بیان ہوتا ہے۔

ذکرِ خدا (عزوجل) و ذکرِ مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں جدائی نہیں

- وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ

(سورۃ توبہ آیت ۶۲ پارہ ۱۰)

اور اللہ (عزوجل) اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حق زائد تھا کہ انھیں راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

- یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

(سورۃ نساء آیت ۵۹ پارہ ۵)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ (عزوجل) کا اور حکم مانو رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا۔

- اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ

(سورۃ توبہ آیت ۷۴ پارہ ۱۰)

اللہ (عزوجل) اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

- وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

(سورۃ توبہ آیت ۵۹ پارہ ۱۰)

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ (عزوجل) اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) نے ان کو دیا۔

رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے

● مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

(سورۃ نساء آیت نمبر ۸۰ پارہ نمبر ۵)

جس نے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ (عزوجل) کا حکم مانا۔

● قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ (سورۃ آل عمران آیت ۳۲ پارہ ۳)

تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ (عزوجل) اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا۔

● یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ۔

(سورۃ انفال آیت ۲۴ پارہ ۹)

اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ۔

● وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ۔

(سورۃ توبہ آیت ۳ پارہ ۱۰)

اور منادی پکار دینا ہے اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن۔

● وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا

(سورۃ الاحزاب آیت ۳۶ پارہ ۲۲)

اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو (حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ (عزوجل) اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کچھ حکم فرمادیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا وہ بے شک صریح گمراہی میں مبتلا ہے۔

حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کفر ھے

● یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔

(سورۃ بقرہ ۱۰۴ پارہ ۱)

اے ایمان والو! "راعنا" نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں اس کا لفظ بولنا بھی حرام ہے اگرچہ توہین کی نیت سے نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے۔ جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے وہ بھی اللہ (عزوجل) اور حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لیے استعمال نہ کیے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقع نہ ملے۔

● وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

(سورۃ توبہ آیت ۶۱ پارہ ۱۰)

اور جو رسولُ اللہ (صلے اللہ علیہ وسلّم) کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

• اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۵۷ پارہ ۲۲)

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ عزّ وجلّ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلّم) کو ان پر اللہ (عزّ وجلّ) کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں اور اللہ (عزّ وجلّ) نے ان کے لیے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حضور پاک علیہ السلام کا ادب ایمان کی جان ہے

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(سورۃ اعراف آیت ۱۵۷ پارہ ۹)

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے۔

• وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

(سورۃ فتح آیت ۹ پارہ ۲۶)

اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلّم) کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ (عزّ وجلّ) کی پاکی بولو۔

• یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔

(سورۃ حجرات آیت ۱ پارہ ۲۶)

اے ایمان والو! اللہ (عزّوجلّ) اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلّم) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ (عزّوجلّ) سُنتا جانتا ہے۔

● یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ (سورۃ حجرات آیت ۲ پارہ ۲۶)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضوُر بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دُوسرے کے سامنے چِلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

فائدہ: مذکورہ آیات سے معلوم ہُوا کہ حضوُر پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اَدب ضروری ہے اور آپ کی گستاخی و بے اَدبی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔

نسبتِ رسُول کا اثر (صلّے اللہ علیہ وسلّم)

● وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ (سوُرۃ بقرہ آیت ۱۴۳ پارہ ۲)

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب اُمّتوں میں افضل کیا ہے تم لوگوں پر گواہ ہو۔

● کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔
(سورۃ آلِ عمران آیت نمبر ۱۱۰ پارہ نمبر ۴)
تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

● وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى
(سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۲۵ پارہ نمبر ۱)
اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ

● لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ
(سورۃ بلد آیت نمبر ۱-۲ پارہ نمبر ۳۰)
مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

● یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ
(سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۲ پارہ نمبر ۲۲)
اے نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ازواج مطہرات تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

فائدہ: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی مثل جہان میں کوئی عورت نہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کون ہو سکتا ہے۔ اسی لیے امام احمد رضا بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں

تیرا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں تیرا محرمِ راز ہے روح الامیں
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیری مثل نہیں ہے خدا کی قسم

بشریتِ مبارکہ

• قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ
(سُورۃ کہف آیت نمبر ۱۱۰ پارہ نمبر ۱۶)

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے (میری طرف) وحی آتی ہے۔ **فائدہ**: اس آیت مبارکہ سے جو لوگ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلّم کو اپنے جیسا بشر خیال کرتے ہیں وہ صحیح نہیں اسلئے کہ تفاسیرِ مبارکہ کی روشنی میں ایک تو "بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" کا قول تواضع کے طور پر ہے دُوسرا "ظاہری صورتِ بشری" کے لحاظ سے یہ قول ہے حقیقت وجامعیت کے لحاظ سے نہیں تیسرا جو فرمایا گیا ہے کہ میرا اور تمہارا ایک ہی "اللہ" ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ "بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" کا قول سب کا "اللہ" ایک ہونے اور سب کا اسکی مخلوق ہونے کے لحاظ سے ہے۔ لہٰذا ان تینوں صُورتوں کو نظر انداز کر کے مطلقاً یہ کہتے پھرنا کہ آپ ہمارے جیسے بشر ہیں۔ بڑی جہالت وحماقت اور بارگاہِ رسالت میں جسارت (گستاخی) ہے جو اُمتی ہے وُہ غلام ہے اور جو غلام ہے وہ آقا کی مثل اور ہمسر نہیں ہو سکتا جیسا کہ خود آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

اَيُّكُمْ مِثْلِيْ (تم میں سے میری مثل کون ہے)
(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۳)

بقول امام احمد رضا بریلوی

ے اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ، ان سا نہیں انسان وُہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں، ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

انبیاء کرام علیہم السلام کو بشر کہنا شیطان اور کفّار کا طریقہ ہے

● قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ (سورۃ الحجر آیت ۳۳ پارہ ۱۴)
بولا (شیطان) مجھے زیبا نہیں کہ میں بشر کو سجدہ کردوں۔
فائدہ: مخلوقات میں سے نبی کو بشر کہنے والا سب سے پہلے شیطان ہے اب جو کوئی نبی کی برابری کے لیے بشر کہے شیطان کی پیروی کرتا ہے

● فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورۃ مومنون آیت ۲۴ پارہ ۱۸)
تو اسکی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی۔

● قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
(سورۃ یٰس آیت ۱۵ پارہ ۲۲)
بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہادی (ہدایت دینے والے) ہیں

- الٓر قف کِتٰبٌ اَنزَلنٰہُ اِلَیکَ لِتُخرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّورِ (سورۃ ابراہیم آیت ۱، پارہ ۱۳)

ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اُجالے میں لاؤ۔

- وَاِنَّکَ لَتَدعُوھُم اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیمٍ

(سورۃ مومنون آیت ۷۳، پارہ ۱۸)

اور بے شک تم انھیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو۔

- وَیُزَکِّیھِم وَیُعَلِّمُھُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ وَاِن کَانُوا مِن قَبلُ لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍ۔

(سورۃ آلِ عمران آیت ۱۶۴، پارہ ۴)

اور وُہ (اللہ عزّوجلّ کا رسُول صلے اللہ علیہ وسلّم) انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

- وَاِنَّکَ لَتَھدِیٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّستَقِیمٍ

(سورۃ شوریٰ آیت ۵۲، پارہ ۲۵)

اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو

- وَدَاعِیًا اِلَی اللہِ بِاِذنِہٖ (سورۃ الاحزاب آیت ۴۶، پارہ ۲۲)

اور اللہ عزّوجلّ کی طرف اس کے حکم سے (آپ) بُلاتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں

● مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی (سورۃ نجم آیت ۲ پارہ ۲۷)
تمہارے صاحب نہ بھکے نہ بے راہ چلے۔

● قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ اعراف آیت ۶۱ پارہ ۸)
کہا اے میری قوم مجھ پر گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العلمین کا رسول صلے اللہ علیہ وسلّم ہوں۔

● اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَّکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۵ پارہ ۱۵)
بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

● قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (سورۃ ص آیت ۸۲-۸۳ پارہ ۲۳)
(شیطان) بولا تو تیری عزّت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر وہ جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

● اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورۃ یوسف آیت ۵۳ پارہ ۱۳)
بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

انبیاءِ کرام (علیہم السلام) کا شرعی احکام میں اختیار

● قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

(سورۂ توبہ آیت ۲۹ پارہ ۱۰)

لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ عزّوجلّ پر، قیامت پر، اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول صلّے اللہ علیہ وسلّم نے۔

● وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

(سورۂ اعراف آیت ۱۵۷ پارہ ۹)

اور رسول (صلّے اللہ علیہ وسلّم) ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائیں گے اور گندی چیزیں ان پر حرام کریں گے۔

● وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ

(سورۂ آلِ عمران آیت ۵۰ پارہ ۳)

اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لئے کہ حلال کردوں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔

فائدہ: مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ عزّوجلّ نے اپنے پیارے نبیوں کو شرعی احکام میں کمی بیشی کرنے کا اختیار دیا ہے۔

؎ خالقِ کُل نے آپکو مالکِ کُل بنا دیا ● دونوں جہان ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

اللہ والوں کے تبرکات مصیبت دور کرتے ہیں

● اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا۔
(سورۃ یوسف آیت ۹۳، پارہ ۱۳)

میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات ان کے جسم سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفاء، دافع بلا اور مشکل کشا ہوتی ہیں۔ تو وہ حضرات خود بھی یقیناً دافع بلا اور مشکل کشا ہیں۔

● اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّ شَرَابٌ
(سورۃ صٓ آیت ۴۲، پارہ ۲۳)

ہم نے فرمایا زمین پر پاؤں مار یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے پاؤں کا دھوون بھی شفاء ہوتا ہے۔

● وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
(سورۃ بقرہ آیت ۲۴۸، پارہ ۲)

اور ان سے ان کے نبی (علیہ السلام) نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے۔ اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزّز موسیٰ اور معزّز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

غیر خدا کی مدد شرک نہیں ایمان والوں کے بہت

مددگار ہیں

• اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(سورۃ مائدہ آیت ۵۵ پارہ ۶)

تمہارے دوست (مددگار) نہیں مگر اللہ عزوجل اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایمان والے

• وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (سورۃ بقرہ آیت ۸۷ پارہ ۱)

اور پاک روح سے اس کی مدد کی۔

فائدہ: روح القدس حضرت جبریل کا لقب ہے معلوم ہوا کہ غیر خدا کی مدد شرک نہیں

• وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (سورۃ نساء آیت ۷۵ پارہ ۵)

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے۔

• وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى سورۃ مائدہ آیت ۲ پارہ ۶

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

گمراہوں کا کوئی مددگار نہیں

- وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا

(سورۃ کہف آیت ۱۷ پارہ ۱۵)

اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اسکا کوئی حمائتی راہ دکھانے والا نہ پاؤگے

- وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ

(سورۃ شوریٰ آیت ۴۴ پارہ ۲۵)

اور جسے اللہ (عزّوجلّ) گمراہ کرے اسکا کوئی مددگار نہیں۔

- وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹۷ پارہ ۱۵)

اور جسے گمراہ کرے تو ان کے لیے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤگے۔

- وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ

(سورۃ شوریٰ آیت ۸ پارہ ۲۵)

اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ مددگار

- مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ

(سورۃ مؤمن آیت ۱۸ پارہ ۲۴)

ظالموں کا نہ کوئی مددگار نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔

- وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ (سورۃ حج آیت ۷۱ پارہ ۱۷)

اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

فائدہ : مذکورہ آیات میں جس جگہ کہا گیا کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ظالموں سے مُراد کفار ہیں ۔

وسیلہ ضروری ہے

● یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ

(سورۃ مائدہ آیت ۳۵ پارہ ۶)

اے ایمان والو ! اللہ عزوجل سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو ۔

● یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۷ پارہ ۱۵)

وہ آپ ہی اپنے ربّ کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں ۔

● وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

(سورۃ بقرہ آیت ۸۹ پارہ ۱)

اور اس سے پہلے وہ اس نبی (علیہ السلام) کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ۔

● وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا ۔

(سورۃ بقرہ آیت ۶۱ پارہ ۱)

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام) ہم سے تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رَبّ سے دُعا کیجئے کہ زمین کی اُگائی ہوئی چیزیں ہمارے لیے نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز ۔

فائدہ: مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ وسیلہ درست ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں سے دعا کروانا اور ان کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا بھی جائز ہے۔

ایصالِ ثواب

● وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ توبہ آیت ۹۹ پارہ ۱۱)

اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ عزوجل کے نزدیکیوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ اُن کے لیے باعث قرب ہے اللہ عزوجل جلد انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ عزوجل بخشنے والا مہربان ہے۔

فائدہ ۱: مذکورہ آیت سے ایصالِ ثواب اور فاتحہ کا ثبوت ملتا ہے یعنی نیک اعمال پر عرض کرنا کہ حضور ان کے متعلق دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل قبول فرما کر ان لوگوں کو ثواب دے فاتحہ میں بھی یہی کہا جاتا ہے کہ "اس صدقہ وغیرہ کا ثواب فلاں کو دے"۔

● وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

(سورۃ حشر آیت ۱۰ پارہ ۲۸)

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

فائدہ: گیارہویں شریف، تیجا، چہلم اور عرس میں بھی یہی دعائے خیر مقصود ہوتی ہے۔

• اولیاء من دون اللہ سے مراد شیطان اور اس کی ذریت ہے :-

• اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

(سورۃ اعراف ایت ۲۷ پارہ ۸)

بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا جو ایمان نہیں لاتے۔

• اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(سورۃ اعراف آیت ۳۰ پارہ ۸)

• انھوں نے (اللہ عزّوجلّ) کو چھوڑ کر شیطانوں کو والی بنا لیا۔

• وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ۔

(سورۃ بقرہ آیت ۲۵۷ پارہ ۳)

اور کافروں کے لیے حمائتی شیطان ہیں۔

• اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ

(سورۃ کہف آیت ۵۰ پارہ ۱۵)

بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو۔

• فائدہ: معلوم ہوا کہ "اولیاء من دون اللہ" شیطان اور اسکی ذریت ہے اور صالحین "اولیاء اللہ" ہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ

اور ہیں اولیاء من دون اللہ اور۔

مومنوں کیلئے شفاعت کا بیان

● مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ

(سورۃ بقرہ آیت ۲۵۵ پارہ ۳)

وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے۔

● وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَہٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ

(سورۃ سبا آیت ۲۳ پارہ ۲۲)

اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اِذن فرمائے۔

● یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰۹ پارہ ۱۶)

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن (اللہ تعالیٰ) نے اِذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

● وَاسْتَغْفَرَ لَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

(سورۃ نسا آیت ۶۴ پارہ ۵)

اور رسول پاک (صلے اللہ علیہ وسلّم) ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ (عزّوجلّ) کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

● لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا

(سورۃ نبا آیت ۳۸ پارہ ۳۰)

کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن (اللہ عزّوجلّ) نے اجازت دی اور اس

نے ٹھیک بات کہی۔

فائدہ: مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہوا کہ شفاعت درست ہے انبیاء کرام، اولیاء عظام، علماء و مشائخ، حجر اسود، قرآن پاک، کعبہ شریف، ماہِ رمضان شفاعت فرمائیں گے نیز مسلمانوں کے نابالغ بچے بھی شفاعت کریں گے۔

اللہ عزوجل کے محبوبوں کا دور سے سننا دیکھنا اور مدد کرنا

• قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ

(سورۃ نمل آیت ۴۰ پارہ ۱۹)

اس نے عرض کیا جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

• **فائدہ:** اس سے مراد آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے شاگرد رشید تھے اس آیت سے ولی کی قوت، ولی کی رفتار اور ولی کا حاضر و ناظر ہونا معلوم ہوا۔ سبحان اللہ حضرت آصف رضی اللہ عنہ اتنا وزنی تخت آناً فاناً لے آئے۔

• وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ۔ (سورۃ آل عمران آیت ۴۹ پارہ ۳)

اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع

• وَكَذَٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرَاهِيمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ (سورۃ انعام آیت ۷۵ پارہ ۷)

اور اسی طرح ہم حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔

• قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ (سورۃ سجدہ آیت ۱۱ پارہ ۲۱)

تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے

فائدہ ، حضرت عزرائیل علیہ السلام جن کے ذمہ سب کی جان نکالنا ہے وہ تمام کی موت کی جگہ سے خبردار ہیں اس لیے کسی کو وقت سے پہلے نہیں مارتے یہ بات علوم خمسہ میں سے ہے جب حضرت عزرائیل علیہ السلام کے علم کا یہ حال ہے تو ہمارے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کا کیا کہنا۔ سبحان اللہ

• قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا (سورۃ نمل آیت ۱۸-۱۹ پارہ ۱۹)

ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو ! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل نہ ڈالیں (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) اور ان کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسے۔

فائدہ: سبحان اللہ جب پیارے سلیمان علیہ السلام نے اتنی دُور سے چیونٹی کی آواز سُن لی تو اگر ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلّم مدینہ میں تشریف فرما ہو کر ہماری فریاد سُن لیں تو کیا تعجب ہے؟ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء (علیہم السلام) جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے ہیں۔

مُردے سُنتے ہیں

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّىْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ (سورۃ اعراف ایت ۷۹، پارہ ۸)

توحضرت صالح علیہ السلام نے ان سے مُنہ پھیرا اور کہا اے میری قوم بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی ہی نہیں ہو۔

فائدہ: مذکورہ آیت سے معلوم ہُوا کہ مُردے سُنتے ہیں اس لیے کہ حضرت صالح علیہ السلام مع مومنوں کے اس بستی سے نکل کر جنگل میں چلے گئے پھر ان کی ہلاکت کے بعد یہ کلام اور خطاب فرمایا۔

● وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا (سورۃ زخرف آیت ۴۵، پارہ ۲۵)

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔

فائدہ: معلوم ہُوا کہ وفات کے بعد صالحین سنتے ہیں بلکہ جواب بھی دیتے ہیں کیونکہ حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا گیا کہ آپ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام سے پوچھیں۔ پوچھا اسی سے

جاتا ہے جو سُنے اور جواب دے۔

● فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ (سورۃ اعراف آیت ۹۳ پارہ ۹)

تو (حضرت) شعیب علیہ السّلام نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا۔

فائدہ: آیت مذکورہ سے بھی معلوم ہُوا کہ مُردے سُنتے ہیں کیونکہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے ان کی ہلاکت کے بعد کلام فرمایا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ابوجہل وغیرہ سے انکی ہلاکت کے بعد کلام فرمایا۔

● اللہ تعالیٰ کے محبوب مُشکلکشا ہیں اور عطاء فرماتے ہیں

● وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ اٰلِ عمران آیت ۴۹ پارہ ۳)

اور میں شفاء دیتا ہُوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ عزّوجلّ کے حکم سے۔

● فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا (سورۃ یوسف آیت ۹۶ پارہ ۱۳)

پھر جب خوشی سُنانے والا آیا اس نے وہ کُرتا (حضرت) یعقوب علیہ السلام کے مُنہ پر ڈالا اسی وقت ان کی آنکھیں پھر آئیں۔

فائدہ: معلوم ہُوا کہ بیماروں پر بزرگوں کے تبرّکات ڈالنا درست ہے نیز تبرکات بڑی سے بڑی مشکل حل کر دیتے ہیں۔

نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا اللہ عزّوجل کے فضل و کرم سے مردے بھی زندہ فرماتے ہیں۔

● قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا۔

(سورۃ مریم آیت ۱۹ پارہ ۱۶)

بولا میں تو تیرے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

فائدہ: مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کے اذن سے بیٹا دے سکتے ہیں۔ اسی طرح امام الانبیاء حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ سے اولاد اور اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں ملتی ہیں اس سے پتہ چلا کہ ربّ کی رحمتوں کو بندے کی طرف مجازاً نسبت کر سکتے ہیں۔

● لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۔

(سورۃ فتح آیت ۲۵ پارہ ۲۶)

اگر وہ جدا ہو جاتے جنھوں نے کفر کیا اور ان میں سے تو ہم ضرور دردناک عذاب دیتے۔

فائدہ: اگر مومن کفارِ مکہ سے علیحدہ ہو جاتے یا جن کو اسلام کی توفیق ملنے والی ہے وہ ان کفار سے علیحدہ ہو جاتے تو کفار پر اللہ عزّوجلّ کا عذاب آتا معلوم ہوا کہ نیکوں کے صدقے بدوں سے عذاب ٹل جاتا ہے۔

● فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

(سورۃ ذٰریٰت آیت ۳۵ پارہ ۲۷)

تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیئے۔

فائدہ: مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی موجودگی میں فاسقوں پر عذاب نہیں آتا جب عذاب آتا ہے تو صالحین کو نکال لیا جاتا ہے۔

مآخذ

۱۔ القرآن الکریم
۲۔ تفسیر ابن عباس مطبوعہ تہران
۳۔ تفسیر جلالین مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
۴۔ کنزالایمان امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ
۵۔ تفسیر نورالعرفان مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ
۶۔ تفسیر خزائن العرفان مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ
۷۔ مطالب القرآن علامہ محمد منشاء تابش قصوری
۸۔ مضامین قرآن (ترجمہ قادری) علامہ عبدالقیوم قادری
علامہ محمد منشاء تابش قصوری
۹۔ تفسیر ضیاء القرآن پیر محمد کرم شاہ صاحب
۱۰۔ بخاری شریف مطبوعہ کراچی
۱۱۔ المنجد